ماڈیول نمبر 1 — سبق نمبر 4: عصمت چغتائی: چوتھی کا جوڑا

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				سرگرمیاں/ عملی کام
		سننا/بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/ قواعد/اسلوب	
4	عصمت چغتائی: چوتھی کا جوڑا	• نئے الفاظ اور محاروں کو اپنے گفتگو میں استعمال	نثر (افسانہ)	متن کی تفہیم	افسانوی اسلوب	افسانوں میں متوسط طبقے کی مسلم خواتین کی زندگی کے حالات کا جائزہ

سبق کا خلاصہ

اس سبق کا نام ''چوتھی کا جوڑا'' ہے۔ مقبول ترقی پسند افسانہ نگار عصمت چغتائی کے مشہور افسانوں میں ایک افسانہ ''چوتھی کا جوڑا'' بھی ہے۔ اس افسانے کا عنوان چوتھی کا جوڑا ہے۔ ''چوتھی کا جوڑا'' وہ مخصوص لباس ہوتا ہے جسے بہت اہتمام سے شادی میں دلہن کو پہننے کے لئے بنوایا جاتا ہے۔ عام طور پر قیمتی ہوتا ہے جس پر زری کا بہت بھاری کام کرایا جاتا ہے۔ یہ جوڑا کوئی معمولی جوڑا نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ہزاروں آرزوؤں کو پرو دیا جاتا ہے۔ ہر لڑکی کا خواب ہوتا ہے کہ وہ اس جوڑے کو پہنے۔

افسانہ ''چوتھی کا جوڑا'' غربت، بے بسی، بیماری، شکست، توہم پرستی وغیرہ کا بہترین بیانیہ ہے۔ اس افسانے کے چار اہم کردار ہیں۔ سروری، کبریٰ، حمیدہ اور راحت۔ سروری ایک غریب، مفلس بیوہ ہیں۔ ان کی دو بیٹیاں ہیں۔ بڑی بیٹی کبریٰ اور چھوٹی بیٹی حمیدہ۔ چوتھی کا جوڑا تیار کرنے میں سروری ہمہ وقت مصروف رہتی ہیں۔ وہ اپنی بڑی بیٹی کبریٰ کے لئے چوتھی کا جوڑا تیار کرتی رہتی ہیں۔ کبریٰ کی شادی کی عمر نکلی جا رہی تھی اور مفلسی کی مار اس کے چہرے پر نظر آنے لگی تھی۔ کبریٰ کی ماں سروری سلائی کٹائی میں ماہر تھیں۔ انھیں اپنی بڑی لڑکی کبریٰ کی شادی کی فکر تھی۔ اسی درمیان ان کے بھائی کا تار آیا کہ ان کا بڑا لڑکا راحت پولس کی ٹریننگ کے لئے آرہا ہے۔ یعنی کبریٰ اور حمیدہ کا ماموں زاد بھائی۔ سروری کو اپنے بھائی کے لڑکے میں اپنا داماد نظر آیا۔ انھوں نے اپنے زیور فروخت کر کے کسی طرح راحت کے لئے اچھا کھانے پینے کا انتظام کیا۔

وہ اپنی چھوٹی لڑکی حمیدہ کو راحت کے پاس بھیجتی رہیں کہ وہ اس گھر سے مانوس ہو جائے گا اور ان کی بڑی بیٹی کبریٰ کو بیاہ کر لے جائے گا۔ غربت کا مارا یہ خاندان خود روکھا سوکھا کھا کر گزر بسر کر رہا تھا لیکن راحت کے لئے اچھے کھانے کا انتظام کیا جاتا۔ انڈے تلے جاتے اور پراٹھے بنتے۔ لیکن راحت کو کبریٰ میں کسی طرح کی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ کسی حد تک حمیدہ میں دلچسپی دکھاتا تھا۔ لیکن وہ بھی وقت گزاری کے لئے۔ ادھر رفتہ رفتہ سروری اور کبریٰ کے ارمانوں پر پانی پھرتا جا رہا تھا۔ حمیدہ کسی حد تک سمجھتی تھی کہ راحت کی نیت اور ارادے ٹھیک نہیں ہیں لیکن وہ اپنی ماں یا بڑی بہن سے کھل کے کچھ

نہیں کہہ پا رہی تھی۔ اشاروں اشاروں میں اس نے اپنی بات کہی لیکن ماں نے اسے سمجھا دیا کہ کوئی بات نہیں۔

آخر میں سب کچھ کھا پی کر راحت اپنے گھر کو چلا اور ادھر سروری اور کبریٰ کے سارے ارمان دھرے کے دھرے رہ گئے۔

مصنف کا مختصر تعارف

مشہور ترقی پسند افسانہ نگار عصمت چغتائی کی پیدائش 1915 میں ہوئی۔ ان کا اصل وطن آگرہ تھا۔ ان کے والد سرکاری ملازمت میں تھے اس لئے مختلف مقامات پر ان کے تبادلے ہوتے رہے۔ اس لئے عصمت چغتائی کی ابتدائی تعلیم مختلف شہروں میں ہوئی۔ وہ علی گڑھ، جے پور، جودھ پور وغیرہ میں رہیں۔ علی گڑھ سے گریجویشن اور پھر بی ایڈ کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد انھوں نے کئی اسکولوں میں ملازمت کی۔ پھر بمبئی (اب ممبئی) چلی گئیں، کچھ عرصے تک انسپکٹر رہیں پھر فلمی دنیا سے جو تعلق قائم ہوا وہ آخر وقت تک قائم رہا۔

اپنے علی گڑھ قیام کے زمانے میں ہی وہ ترقی پسند تحریک سے وابستہ ہوگئیں۔ ان کے افسانوں میں ترقی پسند تحریک کا اثر صاف نظر آتا ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں میں متوسط طبقہ کے مسلمان گھرانوں کے مسائل کو بہترین انداز میں پیش کیا ہے۔ متوسط طبقہ کے مسلمان لڑکے لڑکیوں کے جنسی مسائل کو بھی عصمت چغتائی نے اپنے افسانوں کا موضوع بنایا ہے۔ انھوں نے ''بولڈ'' افسانے لکھے۔ ان کے افسانوں پر تنازعات بھی ہوئے اور ان پر مقدمات بھی چلے۔ لیکن انھیں شہرت خوب ملی۔ ان کے افسانے خوب پڑھے جاتے تھے۔ افسانے کے فن پر بھی ان کی گرفت مضبوط تھی۔ اسی لئے عصمت چغتائی کا شمار اردو کے صف اول کے افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ اگرچہ ان کے ناولوں کو بھی خوب مقبولیت حاصل ہوئی لیکن ان کے افسانوں نے جو دھوم مچائی وہ نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ ان کی زبان اشارے کنائے کی زبان ہے۔ متوسط طبقہ کی مسلمان عورتوں کی زبان پر انھیں قدرت حاصل تھی۔ ان کے افسانوں میں زبان کے چٹخارے کا مزہ بھی ملتا ہے۔ وہ زبان کے استعمال پر قدرت رکھتی تھیں۔ ان کے افسانوں کے کئی مجموعے شائع ہوئے جن میں کلیاں، چوٹیں اور چھوئی موئی کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ بچھو پھوپھی، لحاف، چوتھی کا جوڑا، عشق پر زور نہیں، ننھی کی نانی وغیرہ ان کے بہت مقبول اور مشہور افسانے ہیں۔ اسی طرح ان کے ناولوں میں ضدی، ٹیڑھی لکیر اور معصومہ وغیرہ کو بہت پسند کیا گیا اور آج بھی پسند کیا جاتا ہے۔

خاص باتیں

- چھٹی چھوچھک، لپا چھپ، پلنگڑی، جھاجھیں وغیرہ خاص عورتوں کی زبان میں استعمال کئے جانے والے الفاظ ہیں۔
- جس طرح ہاتھ میں پہنی جانے والی چیز کو دستانہ کہتے ہیں اسی طرح انگلی میں پہنی جانے والی چیز کو انگشتانہ کہتے ہیں۔
- بچے کی پیدائش کے چھٹے دن کچھ خاص قسم کی رسومات کی جاتی ہیں اسے چھٹی کہتے ہیں۔ اس دن نوزائدہ بچے اور اس کی ماں کے لئے نئے کپڑے اور مختلف چیزیں تیار کرائی جاتی ہیں اسے چھٹی چھوچھک کہتے ہیں۔

• اپنے دوسرے افسانوں کی طرح اس افسانے میں بھی عصمت چغتائی نے بڑی فن کاری کے ساتھ متوسط مسلم گھرانے کی سچی تصویر دکھائی ہے۔

• اس افسانے میں بھی ہلکی ہی سہی لیکن جنسی موضوعات کو بھی بحث کے دائرے میں لائی ہیں۔

سمجھنے کی باتیں

یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ عصمت چغتائی عورتوں کے چھپے جذبات اوران کے دل کے ارمان کو بیان کرنے میں مہارت رکھتی ہیں۔ عصمت چغتائی کا طرز بیان بڑا ہی پیارا ہے۔ان کے منجھے ہوئے جملے، روزمرہ اور چبھتے ہوئے فقرے افسانوں میں جان پیدا کر دیتے ہیں۔ان کا انداز نہایت تیکھا اور برجستہ ہے۔وہ اپنے کرداروں کی زبانی ایسی تیکھی بات کہلواتی ہیں جس کا اثر براہ راست ذہن و دل پر پڑتا ہے۔

غور کرنے کی باتیں

• غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اس افسانے میں ایک عام معاشرتی مسئلہ ''غریب لڑکیوں کی شادی'' کو موضوع بنایا گیا ہے۔

• اس افسانے میں بہت سے الفاظ ایسے آئے ہیں جو خاص عورتیں استعمال کرتی ہیں۔

•عصمت چغتائی نے اس افسانے میں بہت سے محاوروں کا نہایت خوبصورت استعمال کیا ہے۔

•جنس کو ممنوع نہیں سمجھنا چاہئے۔

اپنی جانچ آپ کیجئے

متن پر مبنی سوالات

1۔ صحیح جواب پر صحیح کا نشان لگایئے۔

• کبریٰ کے لئے شادی کے پیغام کیوں نہیں آتے تھے؟

(I) کیوں کہ وہ بد صورت تھی

(II) کیوں کہ وہ غریب تھی

(III) کیوں کہ وہ بوڑھی تھی

2۔ مختصر ترین جواب والا سوال

• اس افسانے میں عصمت چغتائی نے عورتوں کے کس نفسیاتی پہلو کو اجاگر کیا ہے؟

3۔ مختصر جواب والا سوال

• سروری، کبریٰ اور حمیدہ راحت کی خاطر داری میں کیوں لگے ہوئے تھے؟

4۔ طویل جواب والا سوال

• عصمت چغتائی کے اسلوب بیان پر روشنی ڈالئے ۔